رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

الفضل

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا (الہام مسیح موعود)

جلد ۶ | ۱۳ مئی ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۱۲ شعبان ۱۳۳۷ ہجری | نمبر ۸۶

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا خلیفۃ المسیح کی طبیعت اچھی ہے۔

(۲) دفتر تالیف و اشاعت محکمہ نظارت نے جناب ... کا مضمون الکتابۃ جو ریویو میں چھپ چکا ہے۔ ایک ہزار مزید تبلیغ کیلئے دوبارہ چھپوایا ہے۔ (ب) محکمہ نظارت کی رپورٹ جو سالانہ جلسہ پر مختلف ناظروں نے سنائی تھی زیر طبع ہے (۳) دفتر نظارت امور عامہ کی طرف سے ڈھنڈورہ احمدی پنجابی نظم شائع ہو رہی ہے۔ جو جناب دلپذیر احمدی مشہور شاعر پنجاب نے لکھی ہے۔ اس میں گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری واطاعت کی ترغیب ہے۔

(۴) مسروقہ گھوڑا و گھوڑی ابھی تک نہیں ملی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد نامہ
سگنل کمپنی میں شامل ہونیوالے نوجوانوں کے نام

عزیزان السلام علیکم

آپ لوگوں نے سلسلہ احمدیہ کی روایات کو قائم رکھنے کیلئے اور بانی سلسلہ (علیہ التحیۃ) کی تعلیم کا عملی ثبوت دینے کیلئے جو قربانی فوج میں داخل ہونے سے کی ہے۔ اس کی جزا اللہ تعالیٰ سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ ضرور پائیں گے۔ اس وقت ایک اور موقعہ خدمت کا نکلا ہے۔ جس میں میں امید کرتا ہوں کہ آپ پہلے سے بھی زیادہ جوش و اخلاص دکھائیں گے اور وہ موقعہ یہ ہے کہ گورنمنٹ نے پنجاب سابق سگنل کمپنی سے بیس آدمیوں کی خدمات موجودہ فساد کے رفع کرنے کے لئے طلب کی ہیں۔ گو آپ پہلے ہی بہت کچھ مالی نقصان اٹھا چکے ہیں۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ سلسلہ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور اس کام کو ایک دینی کام سمجھتے ہوئے آپ لوگ سب کے سب بلا استثناء اپنی خدمات کو گورنمنٹ کے پیش کر دیں گے۔ اور مجھے بھی اس کے متعلق اطلاع دیں گے چونکہ ممکن ہے کہ بعض احمدیوں کو جو سگنل کمپنی میں شامل تھے۔ میری تحریر نہ پہنچے۔ اس لئے آپ میں سے جن جن کو یہ تحریر ملے۔ وہ فوراً اس مضمون سے دوسرے بھائیوں کو آگاہ کر دیں۔ چونکہ وقت کم ہے

رہیں اور جہاں تک ہو سکے بلا کسی قسم کی دیر کے فوراً اپنی خدمات کو گورنمنٹ کے آگے لا کر پیش کر دیں اور ایک دفعہ پھر ثابت کر دیں کہ احمدیہ جماعت وفاداری گورنمنٹ میں اپنے اور اس کے احکام کے ماتحت دوسری سب جماعتوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ خدا آپ کے ساتھ ہو

مرزا محمود احمد

(دستخط حضرت خلیفۃ المسیح)

سرحد افغانستان پر فساد

خیبر واٹر ورکس پر حملہ - ۴ مئی کو ننگرہار کے ایک شنواری سردار شاہ نے جیسا کہ اب معلوم ہوا ہے کابل سے آمدہ احکام پر عمل کرتے ہوئے مع اپنے لشکر کے حرکت کی اور خیبر واٹر ورکس پر ۵ قلیوں کو قتل کر دیا۔ اور دو سکھ [illegible] اس نے قافلہ کے خیبر [illegible] کے محافظوں سے [illegible] کرنے کی کوشش کی

باغ میں افغانی فوج - اسی رات ۵۰۰ [illegible] افغان سپاہیوں کے ایک دستہ نے باغ کے چشمہ پر قبضہ کر لیا جو مقام [illegible] کے برطانوی پہلو پر واقع ہے۔

وائسرائے کی تنبیہ - ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے چند روز ہوئے [illegible] امیر امان اللہ خان کو ایک ایکسپریس تار روانہ کیا۔ جس میں نہایت سخت الفاظ میں اسے تنبیہ کی گئی تھی۔ لیکن باوجود اس کے اس کے لئے اس میں سے باعزت طور پر بچنے کی گنجائش رکھی تھی۔ خیبر کے ڈاک کے مقامی افسر کے نام ایک باضابطہ پروٹسٹ روانہ کیا گیا۔ لیکن اس کا ایک غیر صاف جواب موصول ہوا۔ ۵ مئی کو افغان فوج کی تین پلٹنیں مع دو توپوں کے باغ میں پہنچ گئیں۔ اور علاوہ ازیں سرحد کے کئی دیگر مقامات کی افغان افواج کے بھیجے جانے کی بھی خبریں موصول ہوئی ہیں۔

یہ بات معتبر ذرائع کی بنا پر بیان کی جاتی ہے کہ امیر امان اللہ خان، سردار نصر اللہ خان اور سردار عنایت اللہ خان کے پاس بذات خود جیل خانے میں گیا۔ اور اس نے ان دونوں مقید سرداروں کو ہندوستان میں فوج کشی کرنے کے عوض آزادی دینے کا وعدہ کیا۔ مگر ان دونوں نے امیر حبیب اللہ خان مرحوم کے ادب و احترام کی یاد میں جنگ میں شریک ہونے سے انکار کر دیا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سردار نصر اللہ خان نے جیلخانہ میں زہر سے خودکشی کر لی ہے۔

برطانوی افواج کا اجتماع اس قسم کی حرکی کا جواب یہی ہو سکتا تھا کہ ہم جنگ کی تیاری کیلئے سرحد پر فوجیں متعین کر دیں۔ چنانچہ اب ہماری بیشمار افواج اجتماع کے مقامات کی طرف بڑھ رہی ہیں اور اس کے علاوہ یہ بھی کوشش برابر رکھی جائیگی کہ تمام ہندوستان میں امن و امان قائم رکھا جائے

آفریدیوں اور مہمندوں کی وفاداری ابھی تک سرحد کی اقوام کا رویہ نہایت قابل تعریف رہا ہے۔ آفریدی اپنے قول و پیمان کے پابند ہیں۔ اور مہمندوں کا ایک جرگہ بھی ۵ مئی کو سرحدی صوبہ کے چیف کمشنر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اور اس جرگہ کے آدمیوں نے کہا کہ ہم برٹش افواج کے ساتھ جنگ میں ہر طرح سے امداد دینے کو تیار ہیں۔

ولایت سے تازہ چٹھی

عاجز ۵ - اپریل سے لنڈن میں ہے مگر زکام اور نزلہ اور کھانسی سے تکلیف ہے۔ اس کی ابتداء بورن متھ سے ہی ہو گئی تھی۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

۱۵ اپریل اس عاجز نے ۱۲ خطوط وغیرہ وصول کر اور ۲۶۵ روانہ کئے۔ ان میں جو پکٹ ہیں۔ وہ خود بند کئے۔ اور قریباً ساری ڈاک خود ہی داخل ہیں جو کر پوسٹ کی اس سے کام کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ برادرم قاضی عبد اللہ صاحب کی ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ یہ صرف میری ڈاک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کوئی ایسے سامان پیدا کر دے کہ عاجز کی ہدایت کے ماتحت ایک منشی خط و کتابت کر نیوالا مہم پہنچ جائے۔

جنگ کی وجہ سے تا حال یہاں یہ قانون ہے کہ ہر شخص کا نام اور پتہ وغیرہ سرکاری دفتر میں درج رہے۔ اور اس اندراج کی تصدیق کا کاغذ ہر شخص کے پاس رہے۔ اور جب پتہ تبدیل ہو تو پھر گورنمنٹ کو اطلاع دیجائے۔

اس کے متعلق عرب صاحب بعض غلط فہمی کے سبب اپنا پتہ تبدیل درج کرانے سے قاصر رہے۔ جس پر حکام وقت کے زیر عتاب ہو گئے۔ مگر آخر اللہ تعالیٰ کے فضل سے رہائی ہو گئی۔ بعض دوستوں نے ایسے وقت میں ہر طرح سے ان کی مدد کی۔ جن میں سے مسٹر اسے خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاگ کی امداد نہایت ہی قابل تعریف اور قابل شکریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ خان صاحب کو جزائے خیر دے۔

تازہ بشارت ایک نوجوان لیڈی بنام مس پارکر کے قبول اسلام کی خبر اور درخواست بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ارسال کی گئی ہے۔ اس کا نام نور تجویز کیا گیا۔

ڈاک ہند ڈاک ہند اب عموماً ہفتہ وار شنبہ کے دن ملتی ہے۔ مگر گاہے گاہے دیر سے۔ محمد صادق ۱۸ اپریل

بیعت جناب حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری نے یہ خوشخبری سنائی ہے۔ کہ خانبہادر عالیجناب منشی عبد الحق صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ درجہ اول پیلی بھیت سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ خانبہادر موصوف کو استقامت بخشے اور بیش از بیش خدمات کا موقعہ دے۔

تشحیذ کی نئی چٹیں - رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں کے پتے از سر نو لکھوائے جا رہے ہیں کوئی صاحب اپنے نام کی چٹ میں اصلاح یا تبدیلی کرانی چاہیں تو اطلاع دیں

اطلاع ضروری - [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۱۳ - مئی ۱۹۱۹ء

احمدیہ جماعت کی مسلمہ وفاداری

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر

وہ انسان جس کے ہاتھ پر مسیح موعود کے نشانات صدق ظاہر ہوئے

۲

ہم ہمیشہ سے وفادار ہیں۔ اور ہمیشہ حکومت کے وفادار رہیں گے۔ مگر کیا ہماری اطاعت شعاری کسی لالچ سے ہے۔ کسی طمع کے باعث ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں کیونکہ جو شخص کسی طمع سے حکومت کی وفاداری کرتا ہے اسکی وفاداری کو چنداں باوقعت نہیں کہا جا سکتا۔ پھر ہم کیوں وفادار ہیں۔ اس سوال کا جواب اس کی زبان سے سن لیجئے جس کے حلقۂ خدام میں ہمیں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور جس کے نام سے منسوب ہونے کے باعث ہم احمدی جماعت کہلاتے ہیں۔

جس وقت سرکار انگلشیہ بوئروں کے ساتھ مشغول پیکار تھی۔ اور وہ وقت ایک سخت وقت تھا اس وقت حضرت مسیح موعود نے اپنے خدام کو جمع کیا۔ اور اس میں ایک زبردست تقریر فرمانے کے بعد سرکار انگریزی کی فتح و نصرت کے لئے دعا فرمائی۔ اس تقریر میں حضور نے گورنمنٹ کے احسانات کی تفصیل بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ:-

"اگر کوئی دل گورنمنٹ انگریزی کا احسان محسوس نہیں کرتا۔ تو وہ دل بڑا کافر نعمت اور نمک حرام اور سینہ سے چیر کر نکال دینے کے لائق ہے۔" (صفحہ ۱۷ روئداد جلسہ دعا)

پھر آپ نے مخالفوں کے اس سوال کو لیا ہے۔ کہ ممکن ہے احمدی جماعت نفاق سے وفاداری کا دم بھرتی ہو۔ اور موقعہ پر بے وفائی کرے۔ اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کو جس کو خدا نے بصیرت دی ہے۔ اور ان میں فی الحقیقت نفاق نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے جس سے تعلق پیدا کیا ہے۔ اس میں ذرہ بھر نفاق نہیں ہے۔"

پھر فرماتے ہیں کہ:-

"مجھے کامل یقین ہے۔ کہ میری جماعت میں نفاق نہیں ہے۔ اور میرے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں ان کی فراست نے غلطی نہیں کی۔ .... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جنہوں نے مجھ سے تعلق نہیں پیدا کیا۔ وہ اس نعمت سے محروم ہیں۔" پھر اسی تقریر میں حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"غرض ہماری جماعت کی فراست حقہ کا بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ انہوں نے خدا کے نور کو شناخت کیا۔ اسی طرح میں امید رکھتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت عملی حالت میں بھی ترقی کرے گی۔ کیونکہ وہ منافق نہیں ہے۔ اور وہ ہمارے مخالفوں کے اس طرز عمل سے بالکل پاک ہے کہ جب حکام سے ملتے ہیں۔ تو ان کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اور جب گھر میں آتے ہیں۔ تو گورنمنٹ کا احسان ماننے والوں کو (دائم) کافر بتلاتے ہیں۔

اے میری جماعت سنو اور یاد رکھو کہ خدا اس طرز عمل کو پسند نہیں فرماتا۔ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرو۔ اور بدی کرنیوالوں کو معاف کرو۔ کوئی شخص صدیق نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ یکرنگ نہ ہو جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دورنگی اختیار کرتا ہے۔ آخر وہ پکڑا جاتا ہے۔" (صفحہ ۲۸ و ۲۹۔ روئداد جلسہ دعا)

پھر حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو گورنمنٹ کے خلاف کارروائیوں میں حصہ لینے والے لوگوں سے ہمیشہ علیحدہ رہنے کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"لہذا میں اپنی جماعت کو کہتا ہوں کہ وہ ایسے لوگوں کا نمونہ اختیار نہ کریں۔ جو گورنمنٹ سے عناد رکھتے۔ اور منافقانہ چالیں چلتے۔ اور گورنمنٹ کی راہ میں مشکلات پیدا کرتے ہیں اور جن کا اس تقریر میں جا بجا ذکر ہے (راقم) بلکہ پوری ہمدردی اور سچی خیرخواہی کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی کامیابی کے لئے دعا کریں اور عملی طور پر بھی وفاداری کے نمونے دکھائیں۔ ہم یہ باتیں کسی صلہ یا انعام کی خاطر نہیں کرتے ہم کو صلہ اور انعام اور دنیوی خطابات سے کیا غرض" (صفحہ ۳۱ روئداد جلسہ دعا)

پھر اسی صفحہ پر فرماتے ہیں:-

"تم جو میری جماعت ہو اپنی محسن گورنمنٹ

کی خوب قدر کروگے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تھا۔ کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ اور مہدی معہود جس کا اُمت محمدیہ کو وعدہ دیا گیا تھا۔ حضور کے یہ دونوں دعوے اس قسم کے تھے جن کے متعلق لوگوں کے عجیب عجیب خیال تھے مسلمان کہتے تھے کہ جو مہدی آئیگا۔ وہ حکومتوں کو تہ وبالا کردے گا۔ خون کی ندیاں بہا دے گا۔ جبراً مسلمان بنائیگا۔ اور تلوار کے زور سے اسلام پھیلائیگا۔ اور مہدی کے ساتھ آسمان سے نازل ہوکر مسیح بھی اسی کشت وخون میں شامل ہونگے۔ اور ان کے دم سے کوسوں تک لوگ مردہ ہوکر گر پڑیں گے۔ اور اس طرح یہ دونوں زمین کو غیر مسلم لوگوں سے صاف کردیں گے۔ گورنمنٹ نے دیکھا تھا کہ مسلمانوں میں سے جو لوگ مہدی کے نام سے کھڑے ہوئے ہیں۔ انھوں نے صلح وآشتی کے بجائے تیر وتفنگ اور تیغ وتبر سے کام لیا ہے۔ اور دنیا کے امن کو غارت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان خیالات کی موجودگی میں حضرت کا دعویٰ مہدویت ومسیحیت مشتبہ نظروں سے دیکھا گیا اور حضور سے گورنمنٹ کو بدظن کرنے اور حکام کو آپ کے خلاف کرنے کے لئے مخالفوں کو اچھا موقعہ ہاتھ لگا۔ چنانچہ مخالفوں سے جس قدر ہوسکا انھوں نے حضور کو غیر وفادار اور مشتبہ سیاسی کیریکٹر کا انسان ثابت کرنے کے لئے زور لگایا۔

ادھر تو یہ خیالات اور مخالفانہ کوششیں تھیں ادھر اپنی صداقت اور صفائی کا نور اور خدا کے وعدوں پر نظر تھی۔ کیونکہ حضرت اقدس کسی ایسے مہدی اور مسیح کے آنے سے قطعاً منکر تھے۔ جو زمین پر خون بہائے اور زبردستی اسلام پھیلائے اور بوجہ غیر مسلم ہونے کے قتل وغارت کرے بلکہ آپ فرماتے تھے کہ میں مسیح ومہدی موعود ہوں مگر میں کسی خونی مسیح اور قتل وغارت کے ارادوں یا عقیدوں کے [illegible] آپ فرماتے تھے کہ میرا عقیدہ ہے کہ دنیا میں اسلام صلح سے پھیلیگا اور زبردستی کا انتشار [illegible] ہوگا اور آپ فرماتے تھے کہ دین کا نام لیکر تلوار اٹھانا اور تلوار چلانا گناہ ہے خطا ہے معصیت ہے۔

اور جو شخص بھی دین کے لئے تلوار لیکر مخالفوں کے مقابلہ میں جائیگا۔ وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا۔ مگر چونکہ ابھی دعوے کی ابتدا تھی اس لئے وہ خیالات جو صدیوں سے مسلمان ظاہر کررہے تھے۔ ان سے گورنمنٹ غافل نہ تھی۔ اور حضرت کے مخالف لوگ گورنمنٹ کے حضور ایسی جھوٹی باتیں حضور کے خلاف پہنچاتے رہتے تھے۔ ان غلط فہمیوں اور مخالفوں کی افترا پردازیوں کی تردید کے لئے حضرت اقدس نے علاوہ اور کتب کے عربی اردو اور فارسی زبان میں ایک مختصر رسالہ بھی بنام حقیقۃ المہدی شائع فرمایا جس میں بتایا کہ میرا مہدی کے متعلق یہ عقیدہ ہے اور اب مخالف بھی اپنا عقیدہ مہدی کے متعلق شائع کریں۔ اور چونکہ مخالف خیال کرتے تھے کہ وہ اپنی ان خفیہ اور ظاہرہ کوششوں سے اس سلسلہ کو مٹا دیں گے اور حضور کے نیک نام کو بدنام کردیں گے اور ہلاک کرادیں گے۔ ان کی ان تمام بد کوششوں اور جھوٹی شکایتوں اور افتراؤں کے متعلق حضرت اقدس نے اس رسالہ میں تحریر فرمایا کہ

"خدا تعالیٰ کا حتمی وعدہ ہے۔ کہ وہ ہمارے اس سلسلہ میں برکت ڈالیگا۔ اور اپنے اس بندہ کو بہت برکت دیگا یہانتک کہ بادشاہ اس بندہ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے وہ ہر ایک ابتلاء اور پیش آمدہ ابتلاء کا بھی انجام بخیر کرے گا۔ اور دشمنوں کے ہر ایک بہتان سے انجام کار بریت ظاہر کرے گا۔"

(ترجمہ حقیقۃ المہدی)

"وہ ظالم طبع مخالف جو میرے خلاف واقعہ اور سراسر جھوٹ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں وہ کامیاب نہ ہونگے۔ اور جیسا کہ خدا تعالیٰ نے خواب میں مجھے (جیسا کہ اسی رسالہ میں مفصل درج ہے سو ترجمہ) ایک پتھر کو بھینس بنا دیا۔ اور اُس کو بھی۔ اور روشن آنکھیں عطا کیں۔ اسی طرح میری نسبت حکام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا۔ اور وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خدا کے کام ہیں۔ اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔

یاد رہے کہ جن حکام کے ہم ماتحت کئے گئے ہیں وہ سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ اور اگر وہ غلطی کریں تو نیک نیتی سے غلطی کرتے ہیں۔ اور اصل بات کے کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ اس کے بعد مجھے الہام ہوئے۔ وہ اسی رویا کے مؤید ہیں وہ بھی ذیل میں لکھتا ہوں۔ تاکہ اس آخری وقت میں جب یہ باتیں پوری ہوں لوگوں کے ایمان قوی ہوں مگر میں نہیں جانتا کہ کب پورا ہوگا۔ اور کس کے ہاتھ پر پورا ہوگا۔ اور اس کا وقت کونسا ہے میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ دھوکا جو ہمیشہ گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے برقرار نہیں رہیگا۔ اور آخر کار یہ ہوگا کہ حکام انصاف پسند خداداد [illegible] اور بصیرت اور روشن ضمیری سے میرے اصل حالات پر مطلع ہوجائیں گے تب اسی کے موافق جو میں نے دیکھا۔ جو بغیر وسیلہ انسانی ہاتھوں کے خدا کی قدرت نے ایک پتھر کو ایک خوبصورت سفید رنگ بھینس بنا دیا۔ اور اس کو نہایت روشن آنکھیں عطا فرمائیں میری اصل حقیقت حکام پر کھل جائیگی۔ وہ گھڑی اور وہ دن خدا کو معلوم ہے۔ مگر جلد یا دیر سے ہو گورنمنٹ عالیہ پر میری صفائی اور نیک چلنی اور گورنمنٹ کی نسبت کمال وفاداری ہر ایک شخص پر کھل جائیگی۔ اور وہ خیالات جو میری نسبت مشہور کئے جاتے ہیں غلط ثابت ہوں گے" (صفحہ ۱۲ حقیقۃ المہدی)

اس کے بعد حضور نے چند الہامات درج فرمائے ہیں جن میں سے بعض کا ترجمہ حضور ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ "اے زمین اپنے پانی کو یعنی خلاف واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئی ہیں نگل جا پانی خشک ہوگیا اور معاملہ [illegible] ہوا۔ سب تجھے سلامتی [illegible] رب رحیم سے [illegible]

ہو جاؤ۔ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا۔ اور اس کے تمام اسباب کاٹ دیئے۔ اپڑوا ویلا ہے کیسے افترا کرتے ہیں۔ ظالم اپنے ہاتھ کاٹیگا اور اپنی شرارتوں سے روکا جائیگا۔ خدا نیکوں کے ساتھ ہوگا۔ وہ ان کی مدد پر تیار رہے۔ (حقیقۃ المہدی صفحہ ۱۳ و ۱۴)

آج وہ وقت آ گیا جس وقت مسیح موعود کی کمال وفاداری گورنمنٹ کی نسبت ظاہر ہونا تھی۔ اور جس کا مسیح موعود نے سطور بالا میں ذکر فرمایا ہے۔ آج وہ دن ہے کہ جس نے ظاہر کر دیا۔ کہ مسیح موعود گورنمنٹ کے نہایت درجہ وفادار تھے۔ کیونکہ شاخ اپنے تنے سے جدا نہیں۔ اور جنہوں نے اپنے شاگردوں سے مسیح نے سچ کہا ہے۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ سو مسیح موعود کے درخت کو جو پھل لگے۔ وہ تمام شیریں ثابت ہو گئے۔ اور کھل گیا کہ مسیح موعود نہایت درجہ وفادار تھے۔ جبکہ اس پُر آشوب وقت میں مسیح موعود ہی کی ایک جماعت ہے جس نے بحیثیت جماعت منظم وفاداری اور کمال وفاداری کا ثبوت دیا۔ اور جیسا کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ ہر ایک شخص پر کھل جائیگا۔ سو ہر ایک شخص پر کھل گیا۔ کہ آپ کی جماعت وفادار ہے۔ مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ باتیں کس کے ہاتھ پر پوری ہونگی۔ سو اسے محمود اولوالعزم کے دامن خلافت سے وابستہ ہونے والو خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ تم اس شخص کے حلقہ بگوش ہو جو مسیح موعود کے نشانات کو ظاہر کرنے والا ہے۔ اور وہ ہے جس کے ذریعہ خدا نے مسیح کی بہت سی بڑی آیات صدق اظہر من الشمس ہو رہی ہیں۔ ان پر وا ویلا جنہوں نے اس کو خلیفہ ماننے سے انکار کیا اور سلسلہ سے علیحدہ ہو گئے۔ آج وہ دیکھیں کہ وہ کیا ثابت ہوئے۔ کہ آج انہوں نے اپنے طرز عمل سے کیا یہ نہیں بتا دیا کہ وہ اس راستہ سے بھٹک گئے جس پر مسیح موعود نے ان کو چلایا تھا۔ اور مسیح موعود کے منشا کو پورا کرنے والے وہی ہیں جو ... حضرت محمود احمد کے سلسلہ خدام ... مسیح موعود کی بیعت میں شامل ... اور جماعت احمدیہ کے نام سے موسوم ہو ...

سلامت بر تو اے مرد مبارک

اب ہم اس مضمون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ پر ہی ختم کرنا چاہتے ہیں۔

"وہ لوگ میرے نزدیک سخت نمک حرام ہیں۔ جو حکام انگریزی کے روبرو ان کی خوشامدیں کرتے ہیں۔ ان کے آگے گرتے ہیں۔ اور پھر گھر میں آ کر کہتے ہیں۔ کہ جو شخص اس گورنمنٹ کا شکر کرتا ہے۔ وہ کافر ہے۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ہماری یہ کارروائی جو اس گورنمنٹ کی نسبت کی جاتی ہے منافقانہ نہیں ہے۔ ولعنۃ اللہ علی المنافقین۔ بلکہ ہمارا یہی عقیدہ ہے جو ہمارے دل میں ہے۔" (اشتہار مجریہ ۲۷ جون ۱۸۹۹ء)

اہل سنت والجماعۃ کون ہیں؟

صرف ہم احمدی

کچھ مدت سے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اہل سنت والجماعۃ کی تعریف اور اس کے صحیح مصداق پر بحث ہو رہی ہے۔ ہم اس بات کے منتظر تھے۔ کہ ان میں سے کسی کے منیر پر چوٹ لگے اور وہ الجماعۃ کے لفظ پر غور کرے۔ آخر ۲ مئی کے پرچے میں خریدار اہل حدیث نمبر ۹۹۴ کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں نامہ نگار نے وجوہ ذیل کی مخالفت سے صریح الفاظ میں اقرار کیا ہے۔ کہ دوسرے تو کجا اہل حدیث بھی اہلسنت والجماعۃ نہیں کہلا سکتے۔ ملاحظہ ہو اس کی تحریر۔

"تعریف اہل سنت والجماعۃ کی لکھی جاتی ہے ملاحظہ ہو سنت کا لفظ جہاں مطلق استعمال کیا جاتا ہے وہاں طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیا جاتا ہے۔ دیگر ہیچ۔ اور اس پر کافی بحث ہو چکی ہے۔ اس کو زیادہ طول دینا تحصیل حاصل ہے۔ باقی رہا لفظ جماعۃ سو۔ جماعۃ کا لفظ بھی جہاں مطلق بولا جاتا ہے اس سے جماعت کبریٰ مراد ہوتی ہے۔ یعنی مسلمانوں کی وہ جماعت جو ایک امام یا سردار کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کی تابعدار و فرمانبردار ہو۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ مرفوعاً آیا ہے من رای من امیرہ شیئا یکرھہ فلیصبر فانہ لیس احد یفارق الجماعۃ شبرا فیموت الا مات میتۃ جاھلیۃ یعنی ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص اپنے سردار میں کوئی ناپسندیدہ شے دیکھے۔ تو چاہئے کہ صبر کرے۔ نہیں کوئی شخص کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت بھی مرے مگر مریگا موت جاہلیت کی۔

دوسری حدیث بروایت ابوہریرہؓ مرفوعاً مروی ہے عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خرج من الطاعۃ وفارق الجماعۃ فمات میتۃ جاھلیۃ یعنی ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں جو شخص نکلے امام کی اطاعت سے اور جدا ہو جماعت سے پھر وہ مر جاوے وہ مریگا موت جاہلیت کی۔

ان حدیثوں میں جو جماعت کا لفظ استعمال ہوا ہے وہ مسلمانوں کے اس گروہ پر بولا گیا ہے جو ایک امام کے تابع ہوں۔ چونکہ دین کا قیام بغیر اجتماع اور امام عادل کے ممکن نہیں اس لئے اسلامی تعلیم میں ایک امام عادل متقی قرآن و حدیث کا عالم شجاع سیاست دان کا تقرر ضروری بتایا گیا ہے چنانچہ مسلم شریف میں بروایت عبد اللہ بن عمرؓ مروی ہے قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من خلع یدا من طاعۃ لقی اللہ یوم القیامۃ ولا حجۃ لہ ومن مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ جاھلیۃ یعنی عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملیگا اللہ تعالیٰ سے دن قیامت کے۔ اس حال میں کہ نہیں ہوگی

مرنیوالے اس کے اور جو کوئی ہے اس حال میں کہ نہیں ہے اسکی گردن میں بیعت امام کی - مریگا وہ موت جاہلیت کی - اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر ایک امام عادل کا مقرر کرنا واجب ہے - بغیر امام کے جاہلیت کی موت مرنیکا بڑا اندیشہ ہے - جو لوگ براہ راست قرآن و حدیث پر عمل کرنے کے مدعی ہیں اور اب تک نہ کوئی امام مقرر کیا ہے نہ اسکی فکر میں ہیں - ایسے لوگوں کو اسکی فکر کرنی چاہئیے - پس یہی ایک کسر اہلحدیث میں رہ گئی جس کی وجہ سے یہ گروہ بھی اپنے کو پورے طور سے اہل سنت والجماعت کہنے کا مستحق نہیں سمجھتا - اگر یہ لوگ اس کسر کو پوری کرنے کے لئے دل وجان سے کوشش کریں تو اس کسر کا جبر بھی باسانی ہوسکتا ہے "

کیا اس کے بعد یہ سوال پورے طور پر حل نہیں ہوگیا کہ اہلسنت والجماعت صرف ہم احمدی مبائعین ہیں - جو سنت نبوی کے پابند ہیں ما انا علیہ و اصحابی کے صحیح مصداق ہیں صحابہ کرام کی مانند محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہ راست ہم نے فیض پایا ہے اور خدا کے فضل سے ایک زندہ امام رکھتے ہیں جس کے ہم سب تابع و فرمانبردار ہیں - پس جو جاہلیت کی موت مرنے سے بچنا چاہتا ہے - وہ ہمارے حلقہ اطاعت میں آئے -

شب برات کا حلوا اور آتشبازی

شب قدر (پندرہویں شعبان) ایک مبارک رات ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے - عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت لیلۃ النصف من شعبان فقوموا لیلھا و صوموا یومھا فان اللہ تعالیٰ ینزل فیھا لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر لہ الا مسترزق فارزقہ الا مبتلی فاعافیہ الا کذا الا کذا حتی یطلع الفجر رواہ ابن ماجہ (جب پندرہویں شعبان ہو تو رات کو عبادت کرو - نوافل پڑھو - دن کو روزہ رکھو اللہ اس میں سماء دنیا کی طرف متوجہ برحمت ہوتا ہے - اور فرماتا ہے - کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا جو میں اسے بخش دوں ہے کوئی رزق مانگنے والا جو میں اسے رزق دوں ہے کوئی مصیبت میں گرفتار کہ میں اسے رہائی دوں - غروب شمس سے فجر تک یہ مبارک وقت رہتا ہے - (ابن ماجہ)

مگر مسلمان بجائے اس کے کہ اس مبارک رات میں عبادت کریں - اکھاڑے جاتے ہیں - اور رات کو آتشبازی چلاتے ہیں - حلوا پکاتے ہیں - فاتحہ دلاتے ہیں -

غرض جو کچھ کرنا چاہئیے - وہ نہیں کرتے اور جو نہیں کرنا چاہئیے اسے ثواب سمجھ کر بجا لاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ احمدی جماعت اس بدعت سیئہ سے محفوظ رہنے میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہو - کیونکہ یہی امت وسطہ کے افراد شہداء علی الناس ہیں - آتشبازی میں اسراف ہے ان اللہ لا یحب المسرفین بلکہ فرمایا ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین - کئی واقعے ایسے ہوچکے ہیں - کہ بچے جل کر مر گئے - پس ایسی خوفناک چیز سے احتراز لازم ہے - دوم اس رات حلوے کی خصوصیت بیہودہ ہے - کہا جاتا ہے - کہ حلوا بذاتہ تو حرام نہیں یہ درست ہے - مگر کیوں اسی شام ہی کو بالخصوص حلوا پکایا جائے - جب تک کچھ مدت کے لئے قطعاً اسے نہ چھوڑ دیا جائیگا یہ رسم متروک نہ ہوگی - ایسا فاتحہ دلانے کا طریق خلاف سنت ہے ہاں صدقہ جب بھی کیا جائے - اور اس کا ثواب مرنے والے کی روح کو پہنچایا جائے - تو وہ پہنچتا ہے - اس رات کی خصوصیت نہیں -

آئندہ مردم شماری جو ۱۹۲۱ء مارچ میں ہوگی

ممالک متحدہ کے انڈین سول سروس کے ممبر مسٹر ادبرن ہندوستان کی آئندہ مردم شماری کے - جو اواخر فروری یا ابتدائے مارچ ۱۹۲۱ء میں ہوگی) کمشنر مقرر ہوئے ہیں - میں جماعت احمدیہ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں - کہ وہ اب سے اپنی مردم شماری کرنے کا خاص اہتمام کریں - تاکہ ہندوستان میں ہماری صحیح تعداد معلوم ہو جائے - اکثر ایسا ہوتا ہے - کہ نام لکھنے والا خود ہی مذہب و فرقے کے خانہ کو پر کر لیتا ہے - اور کچھ کا کچھ لکھ دیتا ہے - بعض اوقات صرف گھر کے ایک مرد کا مذہب احمدی لکھ دیا جاتا ہے - اور باقی سب کو حنفی وغیرہ رکھا جاتا ہے - حالانکہ جو مرد قیم کا مذہب ہو وہی اس کے بچوں کا مذہب لکھا جانا چاہئیے - غرض اس قسم کی کئی روکیں ہیں - جن کی وجہ سے اب تک ہماری صحیح تعداد نہیں معلوم ہو سکی - اگر اب کے پہلے ہی سے مناسب تدبیریں کریں گے تو یہ شکایت دور ہوجائیگی - محکمہ نظارت کے ناظر صاحب اس طرف [illegible] توجہ درکار ہے -

غیر مبائعین کے امیر کا انتخاب

پیغام بلڈنگس کے متعلق رکھنے والے ہمیں پیر پرست قرار دیتے ہیں - اور ان کا فخر ہے کہ یہ لوگ (مبائعین) جمہوریت کے زمانہ میں شخصی حکومت کے قائل ہیں اگر وہ فی الواقع دل سے کہتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں تو انہیں اپنی آزاد منشی کا ثبوت دینا چاہئیے - مولوی محمد علی صاحب ایم اے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے لائف پریزیڈنٹ ہیں - اب تو پورے پانچ سال بھی گذر چکے ہیں انہیں خود بخود مستعفی ہو کر اپنی بے نفسی کا ثبوت دینا چاہئیے تھا - اب انکا استعفا سمجھا جائے اور نئے سرے سے امیر یا بالفاظ دیگر پریزیڈنٹ کا انتخاب ہو - اس انتخاب میں مولوی سید محمد احسن صاحب امروہوی کو بھی قسمت آزمائی کا موقعہ دیا جائے اور مرزا یعقوب بیگ صاحب کی آنریری خدمات کا بھی لحاظ رکھیں خواجہ صاحب بھی آرہے ہیں جنہوں نے محض قوم کے لئے

موجودہ شورش

میں

غیر مبایعین کا مسلک

(۳)

عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

۲۹ اپریل کے الفضل میں ہم نے "موجودہ شورش میں غیر مبایعین کا مسلک" کے عنوان سے اس بات کا ذکر کیا تھا۔ کہ اب جبکہ فتنہ انگیز اور شوریدہ سر لوگ کیفر کردار کو پہنچ رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کا زبردست ہاتھ اچھی طرح ان کے کس بل نکال رہا ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب کے اس اعلان کو درج کرتے ہوئے۔ جس میں انھوں نے اپنے دوستوں کو "موجودہ حالت" میں قانون کی پابندی کرنے کی ہدایت کی ہے۔ پیغام صلح کا یہ لکھنا۔ کہ

"ہمارے احباب ایسے منصوبوں میں نہ کبھی شریک ہوئے۔ اور نہ کبھی ہمیں وہم گذرا کہ وہ شریک ہونگے"

خود اپنے قول اور اپنے ذمہ دار احباب کے فعل کے خلاف ہے۔ کیونکہ انجمن اشاعت اسلام کے سکرٹری ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ۶ اپریل کو بریڈلا ہال لاہور کے شورش انگیز جلسہ میں خاص طور پر شامل ہو کر اپنے فعل سے اور ان کی شمولیت اور جلسہ کی فتنہ برپا کرنے والی کارروائی کو شائع کر کے اس کے ساتھ اپنا کلی اتفاق کرتے ہوئے پیغام صلح نے اپنے قول سے اس بات کا ثبوت دیدیا ہے۔ کہ موجودہ شورش میں ان کا مسلک وہی تھا۔ جو دوسرے فتنہ برپا کرنے والے لوگوں کا تھا۔

اس کھلی اور واضح حقیقت پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے پیغام صلح نے اپنے ۹ مئی کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے۔ جس کو پڑھ کر تعجب آتا ہے۔ کہ جو بات ہم نے پیش کی تھی اگر اس کا کوئی جواب نہیں دینا تھا۔ تو پھر اس کے لکھنے کی تکلیف ہی کیوں کی گئی۔ ہمارا مقصد اس بات کو صاف کرنا تھا۔ کہ اگر پیغام صلح کا یہ لکھنا صحیح ہے۔ کہ غیر مبایعین میں سے کوئی بھی موجودہ شورش میں شامل نہیں ہوا تو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی بریڈلا ہال کے جلسہ میں شمولیت اور اس میں حصہ لینے کا کیا مطلب تھا۔ کیا ڈاکٹر صاحب موصوف اس ۶ اپریل کے شورش انگیز جلسہ میں شامل ہوئے تھے یا نہیں۔ جو گورنمنٹ کے خلاف بڑے زور شور کے ساتھ اظہار ناراضگی کے لئے کیا گیا۔ اور جس کے ذریعہ عوام میں بے چینی اور غصہ کا جوش بھر دیا گیا۔ پھر انھوں نے ان ان لوگوں کے متعلق ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کرنے میں حصہ لیا یا نہیں۔ جو گورنمنٹ کے خلاف فتنہ برپا کرنے پر دہلی میں مارے گئے۔ یا زخمی ہوئے۔ یا جن کو گورنمنٹ نے موجودہ شورش اور بدامنی پھیلانے کی وجہ سے نظر بند کیا۔ اور کیا وہ جلسہ ایک مہیب نظارہ تھا یا نہیں۔

ان ضروری اور اہم باتوں میں سے کسی ایک کے متعلق بھی پیغام صلح نے ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ اور سب کو ہضم کر گیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ ان کے صحیح اور درست تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ ہاں مولوی محمد علی صاحب کی تقلید میں کہ وہ بھی جب کسی امر حق کا جواب دینے سے عاجز ہو جاتے ہیں۔ اور خاموش رہنا نہیں چاہتے تو تمسخر و استہزاء پر اتر آتے ہیں پیغام صلح نے بھی اس موقعہ پر تمسخر و استہزاء سے ہی اتنے بڑے اہم اور وزنی معاملہ کو ٹالنا چاہا ہے۔ اور لے دے کر ہمارے چند الفاظ کا غلط مطلب اخذ کرتے ہوئے اپنے پونے دو کالم سیاہ کر دیتے ہیں۔ اس سے بھی صاف عیاں ہے۔ کہ جن باتوں کو ہم نے پیش کیا ہے انکا اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

اور جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ محض رفع الوقتی کے طور پر مجبوراً لکھا گیا ہے۔

چونکہ تمسخر و استہزاء سے کام لینا کسی شریف انسان کا کام نہیں ہے۔ اور بجائے اس کے اسی رنگ میں مخاطب کرنا شرافت سے بعید ہے اس لئے ہم اس سے قطع نظر کر کے۔ نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ پیغام صلح کے ان الفاظ کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں۔ جن میں اس نے ہمارے الفاظ کا غلط مطلب اخذ کیا ہے۔

پیغام صلح لکھتا ہے۔ کہ:-

"ہم نے ۲۰ اپریل کے پیغام صلح میں "موجودہ شورش اور ہمارا مسلک" پر افتتاحیہ لکھتے ہوئے حضرت امیر کے اس فرمان کا جب کہ زمانہ کو بھی پیش نظر کیا تھا جو آپ نے ۱۸ اپریل کو خطبہ جمعہ میں بیان فرمایا اور جس میں آپ نے جماعت کو تاکید کی تھی کہ قانون کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے۔ اس مقالہ افتتاحیہ میں ہم نے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود کی صلح و آشتی کی تعلیم کو پیش کیا اور اس کے بعد تمام پبلک سے امن و امان کی اپیل کی۔ لیکن میاں الفضل اس پر بھی بگڑ بیٹھے ہیں۔ اور الٹا گلہ شکوہ شروع کر دیا کہ کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر مولوی محمد علی صاحب خود یہ نصیحت اپنے دوستوں کو اس وقت کرتے جبکہ خاص لاہور میں شورش پھیلانے کے لئے جلسے ہو رہے تھے تاکہ اس کا کچھ اثر بھی ہوتا۔ لیکن اب جبکہ شوریدہ سر لوگوں کی گرفتاریاں عمل میں آرہی ہیں۔ تو ہم نے وقت انھیں نصیحت کرنے کی سوجھی ہے۔ اس منطق کی رو سے ہر ایک شخص کو داد دینی چاہیئے۔ کہ چونکہ اب گرفتاریاں عمل میں آرہی ہیں اس لئے نصیحت نہیں ہونی چاہیئے۔ اس قانون کے سامنے ہم بھی اپنا سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے۔ کہ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن اس قدر ضرور عرض کریں گے کہ اگرچہ اس جرم کے مجرم ہیں۔ تو پھر ہم خوش ہیں۔ کہ ہم گنہگار بخشے۔ پنجاب کی پبلسٹی کمیٹی نے اسی نقطہ نگاہ سے تحریک کی ہیں۔ اور

دوسرے طریقوں سے جب تک امن وامان قائم کرنے
کے لئے اپیل کرتی رہتی ہے۔ کیا وہ بھی معاذ اللہ مجرم
ہے۔ تو پھر شیخ علی صاحب قزلباش نے جو اعلان اور
اپیل کی۔ وہ بھی گرفتاریوں کے بعد ہی کی۔ اس لئے
پیغام صلح کے ایڈیٹر صاحب کے قانونی دماغ کے
نکلے نتائج کے لحاظ سے تو وہ بھی مجرم۔ گورداسپور
کے [illegible] معززین نے جو اپیل سیاست اور سول
اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کرائی وہ بھی گرفتاریوں
کے بعد ہی کی۔ اس لئے وہ بھی مجرم۔ مولوی ثناء اللہ
صاحب نے [illegible] میں امن وامان اور پابندی
قانون کی اپیل شائع کی ہے۔ اس لئے وہ بھی
مجرم ہیں۔

[illegible] تمام مضمون نویسی کی بنا صرف اس امر
پر رکھی گئی ہے کہ پیغام صلح نے جو تمام پبلک سے
جو امن [illegible] کے لئے اپیل کی تھی اس کے متعلق
الفضل نے لکھا کہ چونکہ اب گرفتاریاں عمل میں
آ رہی ہیں اس لئے نصیحت نہیں ہونی چاہیئے۔"
لیکن [illegible] بالکل صاف
[illegible] ان الفاظ کو جو پیغام صلح نے
نقل کئے [illegible] سرسری نظر سے دیکھنے والا بھی اس
نتیجہ کو غلط قرار دینے میں تامل نہیں کرے گا جو
پیغام صلح نے ان الفاظ سے نکالا ہے کہ چونکہ اب
گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں۔ اس لئے نصیحت
نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ صاف ظاہر ہے
[illegible] بلکہ سارے مضمون میں
پیغام صلح کی اپیل کے متعلق ایک لفظ تک
نہیں لکھا جو بقول اس کے اس نے امن وامان کے
لئے کی ہے۔ بلکہ مولوی محمد علی صاحب کے اس اعلان
کے متعلق جو انہوں نے تمام پبلک کے لئے نہیں
بلکہ اپنے خاص دوستوں کے لئے کیا۔ لکھا تھا کہ
"کیا ہی اچھا ہوتا اگر مولوی محمد علی صاحب
خود یہ نصیحت اپنے دوستوں کو اس
وقت کرتے جبکہ خاص لاہور میں شورش
پھیلانے کے لئے جلسے ہو رہے تھے تاکہ
اس کا کچھ اثر بھی ہوتا۔"

ان الفاظ سے کوئی صحیح الدماغ انسان ہرگز وہ
نتیجہ نہیں نکال سکتا۔ جو پیغام صلح کے قابل ایڈیٹر
صاحب نے نکالا ہے۔ کیونکہ ان کا صاف مطلب یہ ہے
کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے دوستوں کو موجودہ حالت
میں قانون کی پابندی کرنے کی جو ہدایت کی ہے وہ اگر اس وقت
کرتے جبکہ خاص لاہور میں جہاں وہ مقیم تھے شورش پھیلانے
کے لئے جلسے ہو رہے تھے۔ تو اچھا ہوتا تاکہ اگر ان کے
دوستوں پر اس کا کچھ اثر ہوتا تو معلوم ہو جاتا اور
ان کے معمولی دوست نہیں۔ بلکہ دست راست ڈاکٹر یعقوب بیگ
صاحب ایسے لوگ فتنہ انگیز جلسہ میں شامل نہ ہوتے
لیکن جب وہ حصہ لے چکے ہیں۔ اور جو کچھ کرنا تھا کر چکے
ہیں تو پھر اس اعلان کے شائع کرنیکا اور وہ بھی ایسے وقت
میں جبکہ گورنمنٹ پر واضح ہو گیا ہے کہ لوگ اپنی بیوقوفی
سمجھ رہے ہیں۔ اور انکی موجودہ مطابقت فوجی قانون
کے ماتحت نافرمانی کے نتائج کے خوف کی وجہ سے ہے
تو کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

یہ صاف اور سیدھی بات تھی جو ہم نے لکھی تھی لیکن
پیغام صلح جان بوجھ کے اسے چھوڑ کر یہ نتیجہ نکالتا ہے
کہ اس نے امن وامان کے لئے جو اپیل کی تھی اس کے
متعلق ہم نے لکھا کہ چونکہ اب گرفتاریاں عمل میں آ رہی ہیں
اس لئے نصیحت نہیں ہونی چاہیئے۔ اگرچہ ہماری تحریر کا
یہ بالکل غلط نتیجہ نکالا گیا۔ جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں
لیکن اس غلط نتیجہ کو ذہن میں رکھ کر پیغام صلح نے اپنی
اپیل کو جن اپیلوں کے ساتھ مشابہت دی ہے انکو
دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پیغام صلح نے اپنے ان الفاظ
کے غلط ہونیکا بالواسطہ اعتراف کر لیا ہے جن کا ہم
اس سے اعتراف کرانا چاہتے تھے۔ اور جو یہ ہیں۔

"ہمارے احباب ایسے منصوبوں میں نہ کبھی شریک
ہوئے۔ اور نہ ہمیں کبھی وہم بھی گذرا کہ وہ شریک ہونگے"
کیونکہ اگر پنجاب پبلسٹی کمیٹی اپنے آرگن حق اور دوسرے
طریقوں سے امن وامان کے لئے اپیلیں کرتی ہے۔
یا نواب فتح علی صاحب قزلباش نے اپیل کی ہے۔ یا
گورداسپور کے وکیلوں نے لوگوں سے امن وامان
اور پابندی قانون کی اپیل کی ہے۔ تو ان میں سے کسی کا بھی یہ
دعویٰ نہیں ہے کہ جن لوگوں کو مخاطب کر کے ہم اپیلیں کر رہے
اور اعلان شائع کر رہے ہیں انہوں نے موجودہ شورش میں
کوئی حصہ نہیں لیا یا ان کے حصہ لینے کا احتمال نہیں ہے بلکہ
ان کے مخاطب ایسے ہی لوگ ہیں جنہوں نے شوریدہ سر لوگوں
کی پھیلائی ہوئی افواہوں اور غلط بیانیوں سے متاثر ہو کر یا تو
موجودہ بدامنی میں شرکت اختیار کی یا جن کے غلط فہمیوں میں
مبتلا ہو کر شرکت اختیار کرنیکا خیال ہو سکتا ہے۔ ورنہ کیا پنجاب
پبلسٹی کمیٹی ان لوگوں کے لئے کثیر زر صرف کر کے اعلان اور
اپیلیں شائع کر رہی ہے جنہوں نے موجودہ شورش میں کسی قسم
کا حصہ نہیں لیا اور قانون کی پوری پوری پابندی کی ہے اور
کیا دوسرے معززین ایسے لوگوں سے امن وامان کے قیام
اور پابندی قانون کی اپیلیں کر رہے ہیں جنہوں نے اس
شورش میں اپنی وفاداری کا پورا پورا ثبوت دیدیا۔ ہرگز نہیں۔
پس جبکہ تمام وہ اپیلیں جن کے ساتھ پیغام صلح نے
مولوی محمد علی صاحب کے اعلان کی مشابہت بتائی ہے
انہی لوگوں کے لئے کی جا رہی ہیں جنہوں نے یا تو فتنہ پرداز
لوگوں کی غلط بیانیوں سے متاثر ہو کر شورش انگیزی میں
حصہ لیا۔ یا حصہ تو نہیں لیا لیکن غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں
اور ان کے متعلق گمان ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی خلاف قانون
حرکت کر کے اپنے آپ کو مصیبت میں ڈال لیں گے
تو صاف ظاہر ہے۔ کہ چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے دوستوں
میں بھی ایسے ہی لوگ ضرور موجود ہیں۔ جنہوں نے موجودہ
شورش میں حصہ لیا اور لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے انہوں
نے ان کے لئے اسی طرح اعلان کیا۔ جس طرح اور لوگ
کر رہے ہیں۔ اور یہی ہم کہتے ہیں۔ کہ غیر مبائعین نے خاص
اپنے مرکز میں جس قدر ان سے ہو سکا موجودہ شورش میں
حصہ لیا ہے۔ جو کہ بہت ہی قابل افسوس بات ہے۔

اب جبکہ پیغام صلح نے خود اس بات کو تسلیم کر لیا ہے
ہم اس پر زیادہ زور دینا نہیں چاہتے۔ ہاں یہ کہدینا ضروری
سمجھتے ہیں۔ کہ ان لوگوں میں گورنمنٹ کے خلاف شورش
میں حصہ لینے کا جو مادہ پیدا ہوا ہے۔ وہ بانئ سلسلہ
احمدیہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم کو پس پشت ڈال کر
ان لوگوں کی تقلید اختیار کرنے سے ہوا ہے۔ جن کی

نالپسندیدہ روش سے گورنمنٹ خوب آگاہ ہے۔ چونکہ یہ لوگ نام کے احمدی کہلاتے اور اپنے آپ کو سلسلہ احمدیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کی روش سے سلسلہ احمدیہ کی وفادارانہ تعلیم پر حرف آتا ہے۔ اس لئے ہم نے ان کی حقیقت کو ظاہر کر دینا ضروری سمجھا ہے۔ ممکن ہے وہ اپنی غلط روی سے آگاہ ہو کر آئندہ اس کے بچنے کی خود ضرورت محسوس کر سکیں۔

مسیح موعود کے سوانح عمری

میں جانتا ہوں اور احباب کرام کو بھی خوب معلوم ہے کہ جو دنیا میں آیا ہے اس کی یہ آمد بتاتی ہے۔ کہ اس کو جانا درپیش ہے۔ زندگی کو کچھ قرار نہیں۔ موت کے آنے کی خبر نہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ جس قدر وقت بھی اس کو میسر ہے اس کو غنیمت سمجھے اور کرے جو کچھ کر سکتا ہے۔ اور بنالے جو کچھ بنا سکتا ہے کیونکہ اس کا ایک ایک سانس قیمتی اور گراں ہے۔ اگر فرصت کی تلاش کی جائیگی۔ اور فرصت سے ہی کاموں کو وابستہ کیا جائیگا۔ تو ارادے دلوں اور دماغوں میں ہی رہیں گے۔ اور ہم دنیا سے چل بسیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دینی تعلیمات اپنے ہاتھ سے لکھیں اور کتابوں کی صورت میں دنیا میں پھیلادیں۔ حضور کی تقریریں موجود ہیں۔ اور اشتہار بھی موجود ڈائریاں بھی موجود ہیں۔ لیکن یہ مت سمجھو کہ حضور کے تمام واقعات ان ہی چیزوں میں محدود ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ آپ لوگ جنہوں نے حضور کے چہرہ پر انوار کو دیکھا۔ اور ان پاک لبوں سے چشمہ رحمت کو جاری ہوتے ہوئے دیکھا۔ اور اس سے شاد کام ہوئے ہیں محسوس کرتے ہونگے کہ ڈائریوں میں اگر واقعات ہیں تو صرف قادیان کے وہ واقعات جو حضور کو سفروں کے دوران میں سیالکوٹ جہلم لاہور دلی وغیرہ مقامات پر پیش آئے۔ یا جو بعض خاص لوگوں سے خاص اور ان سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ مگر ان کو جمع کیا جائے تو حضرت مسیح موعود کی سوانح اور سیرت کے بڑے عظیم الشان ابواب مرتب ہو سکتے ہیں۔ جن سے دنیا اس بڑے انسان کی عظمت کو معلوم کر سکتی ہے جو دنیا میں دنیا کی اصلاح کے لئے آیا تھا۔ اور اگر ان واقعات کو محفوظ نہ کیا گیا۔ تو آپ یقین کریں کہ وہ تمام باتیں جن سے حضرت مسیح موعود کی مقدس سیرت کا یہ حصہ مرتب ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ ہی فشار قبر میں چلا جائیگا۔

کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم ان باتوں کو جمع کریں اور ان کو ایک مناسب ترتیب کے ساتھ شائع کردیں۔ یہ حضرت مسیح موعود کی ان لوگوں کے پاس امانت ہے جنہوں نے حضور کو دیکھا ہے۔ اور یہ ان لوگوں کو اس لئے سپرد کی گئی تھی کہ وہ مسیح موعود کی آئندہ نسلوں کے سپرد کریں۔ یہ واقعات محفوظ نہ ہوگئے تو گویا ان لوگوں نے اس امانت کو ادا نہیں کیا۔ اور اس صورت میں وہ دنیا پر ایک ظلم کریں گے۔ کہ جو دنیا کا حصہ تھا۔ اور ان کا فرض تھا کہ دنیا کو دیتے اپنے ساتھ ہی لیگئے۔ مگر یہ بات بھی ظاہر ہے کہ بہت سے لوگ بوجہ لکھنے سے مجبور اور معذور ہوتے ہیں۔ اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ کبھی کبھی جو بات سوانح و سیرت حضرت اقدس کے متعلق کسی حضور کو دیکھنے والے کی زبانی سنا کروں۔ اس کو لکھ کر کبھی کبھی سلسلہ حقہ کے کسی نہ کسی اخبار یا رسالہ میں شائع کرادیا کروں۔ میں جانتا ہوں کہ میں ہیچ محض ہوں اور مجھکو اپنی بے مائگی کا بھی علم ہے لیکن یہ میرے دل میں ایک جوش ہے۔ ایک تڑپ ہے۔ ایک عشق ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی سوانح عمری مرتب ہو۔ اور اس شان سے ہو جو حق ہے۔ میرے اس شوق سے وہ بزرگ واقف و آگاہ ہیں جن سے مجھکو نیاز حاصل ہے۔ لیکن یہ کام تو وہ کریگا۔ جو اس کا اہل ہوگا۔ اس لئے سیرت کے مرتب کرنے کی لاف مارنا تو ایک اپنی حیثیت سے بڑا دعوےٰ ہے۔ مگر جس خصوص میں جس قدر ہو سکتا ہو۔ وہ بھی نہ کرنا میرے نزدیک گناہ ہے۔ اس لئے جتنا مجھ سے ہو سکتا ہے۔ وہ یہی کریں مختلف واقعات جو ان بزرگوں کے سینوں اور زبانوں پر ہیں۔ جنہوں نے اس بزم قدس کے نظارے دیکھے اور اس میں باریاب ہوتے ہیں۔ ان کو جس جس طرح سنتا جاؤں لکھتا جاؤں۔ اور شائع کراتا جاؤں تاکہ جہانتک ہو سکے وہ باتیں فنا ہونے سے بچ جائیں۔ میرے بزرگو اور میرے دوستو وہ مقدس وجود جنہوں نے دامن نبوت مسیحائی میں تربیت پائی ہے۔ آج اگرچہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی تعداد میں ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہیں۔ اور ہم ان سے استفاضہ روحانی کر سکتے اور کرتے ہیں۔ مگر ان کا وہ حصہ جو ابتداء سے خدا کے مسیح کے ساتھ رہا ہے چراغ سحری ہو رہا ہے۔ جانے کب باد فنا کے جھونکے ان بزرگوں کو ہم سے جدا کردیں یا ہم ان سے جدا ہو جائیں۔ پس ان کو غنیمت سمجھو جہاں تک تم سے ہو سکے ان کو مسیح موعود کے حالات کو اپنے سینوں اور دماغوں میں لے لو۔

بالآخر گذارش ہے کہ اس سلسلہ مضامین میں کسی خاص ترتیب اور واقعات کی تقدیم و تاخیر کا خیال نہ ہوگا۔ بلکہ جو واقعہ معلوم ہوگا اسکو کسی قسم کے تغیر کے بغیر ٹھیک الفاظ میں شائع کردیا جایا کریگا۔ میں اللہ تعالے کے حضور دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے اس کام میں غلطیوں سے بچائے۔ اور اس ارادہ کو کامیاب بنائے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

خاکسار محمد خاں شہاب احمدی مالیرکوٹلوی نائب ایڈیٹر الفضل

غزل

کس کو دعوی ہے یہاں عالم میں یکتائی کا
اور پھر وہ کہ ہی کیا آپ کے سودائی کا

تاب نظارہ نہ تھی اور ارنی کہہ اٹھا
شوق اس سے ہے عیاں آپکے شیدائی کا

دل میں جب شوق یہ اٹھا کہ بلائیں لے لوں
تو یہ ارشاد ہوا یار کی یکتائی کا

ہاں خبردار کہ یہ راہ ہے دشوار شہاب
منظر عام ہے مقتل مرے شیدائی کا

ریاست بھرتپور میں

ایک احمدی لیکچرار

خاکسار ۲۰ - مارچ کو انجمن اسلامیہ کی دعوت پر بھرتپور پہنچا۔ بھرتپور ایک ہندو ریاست ہے لیکن راجہ یہاں کا نہایت فیاض اور رعایا پرور ہے۔ جلسہ کا انتظام نہایت اعلیٰ پیمانہ پر تھا اور جلسہ کے لئے ضرورت کے سارے سامان ریاست کی طرف سے انجمن کو ملے تھے۔ گاڑیاں دربار اٹیہر سے۔ خیمے فراش روشنی اسباب اور آرائش کے سارے سامان راجہ صاحب نے دیئے تھے۔ جس مسجد کے صحن میں جلسہ کا انتظام تھا۔ وہ عالیشان مسجد بھی ریاست کی فیاضی کی یادگار ہے۔ سنگ سرخ کی خوبصورت اور عالیشان مسجد کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ آج بعض اسلامی ریاستیں بھی ہیں جہاں احمدی جماعت کو مسجد بنانے کی اجازت ابھی تک نہیں ملی ہے۔ اور یہ ایک ہندو ریاست ہے جس نے اپنی فیاضی اور اپنے اہتمام اور انتظام سے ایک عالیشان مسجد بنوا دی ہے۔ اور یہ قانون پاس کر دیا ہے کہ ریاست کے ہر مسلمان ملازم کی پہلی تنخواہ مسجد کو دیا جائے۔ یہ عاجز جس وقت بھرتپور پہنچا وہ جمعہ کی نماز کا وقت تھا۔ میں نے اراکین انجمن سے کہا کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم ہے کہ کسی غیر احمدی کی امامت میں نماز نہ پڑھیں بلکہ احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھیں چونکہ اس وقت یہاں کوئی ہماری جماعت کا آدمی نہیں ہے۔ اس لئے میرے ٹھہرنے اور میرے نماز کے لئے علیحدہ جگہ مقرر کر دیں اراکین انجمن نے خوشی کے ساتھ مسجد کا ایک شرقی کمرہ میرے لئے خاص کر دیا۔ اور دیگر غیر احمدی علما جو کہ کافی تعداد میں آئے تھے۔ وہ سب خیموں میں ٹھہرائے گئے۔ جلسہ کی صدارت کے لئے خانبہادر حاجی موسیٰ خاں صاحب شروانی ٹرسٹی علیگڈھ کالج علیگڈھ سے بلائے گئے تھے۔ تقریر کے متعلق اس بات کی خاص پابندی تھی۔ کہ سوائے مقررہ مضمون کے کوئی اور بات بیان نہ کی جائے۔ اور اشارۃً و کنایۃً بھی کسی کے مذہب یا کسی کے سلسلہ بزرگ پر کوئی حملہ نہ کیا جائے۔ تقریروں کے لئے موضوع انجمن نے خود مقرر کر دیئے تھے۔ عاجز کی پانچ تقریریں ذیل کے مضامین پر ہوئیں۔

(۱) علم اور اسکی ضرورت (۲) توحید (۳) رسالت (۴) حضرت نبی کریم صلعم کے احسانات دنیا کی قوموں پر (۵) موت اور حیات کا فلسفہ۔

عاجز کی پہلی ہی تقریر کو لوگوں نے اس قدر پسند کیا کہ باوجودیکہ بہت سے غیر احمدی علماء موجود تھے۔ لیکن تقریباً ہر اجلاس میں مجھکو تقریر کے لئے موقع دیا جاتا تھا۔ شروع شروع میں مجھے پریشانی تھی اور دل میں افسوس تھا کہ میں ایسی جگہ کیوں بھیجا گیا۔ جہاں کہ سلسلہ حقہ کی تبلیغ کا موقعہ نہیں۔ اور اس خیال نے مجھے اور مضطر کیا کہ سامعین مجھے سمجھتے ہونگے کہ میں بھی غیر احمدی مولویوں میں سے ایک ہوں۔ مگر خدا نے اپنے فضل سے اس گرانی کو دور کیا۔ اور تبلیغ کی ایک بہتر صورت پیدا کر دی۔ تقریر کے ختم ہونے کے بعد کثرت سے لوگ گروہ در گروہ اور فرداً فرداً میرے ٹھہرنے کے کمرے میں مجھ سے ملنے کے لئے اور اپنی دلی خوشی کا اظہار کرنے کے لئے آنے لگے۔ ہر شخص آکر مصافحہ کے بعد پہلا سوال یہ کرتا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔ اس کا جواب دینے کے لئے میں پہلے سے ہی تیار تھا جھٹ کہہ دیتا کہ "قادیان" سنتے لوگوں کو یکایک چونکا دینے کے لئے خدا نے صرف قادیان کے لفظ ہی میں ایسی طاقت رکھی ہے۔ جو مشین گن کی آواز میں بھی نہیں ہوگی۔ قادیان کا نام سنتے ہی نے والے لوگوں کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ جیسے دوڑتی بجلی سیل کو ایک دھکا لگ جلئے۔ تھوڑی دیر کیلئے سکون اور سناٹا ہو جاتا۔ لیکن خدا نے جلسہ کی تقریر کے ذریعہ ان کے دل میں میری محبت بٹھا دی تھی۔ وہ انکو اس وقت بچا لیتی۔ وہ اپنے کو ضبط کر کے تقریر کی تعریف کرنے لگتے۔ لیکن میں اس مبارک موقع کو صرف اپنی تعریف سنکر ضائع نہیں کرتا تھا۔ قادیان کے ذکر کے ساتھ ہی قادیان کے حالات اور حسب واجب الاطاعت خلیفہ کے حکم کے ماتحت میں وہاں آیا۔ اس کا مبارک تذکرہ اور مسیح موعود کے دعاوی سنا دیتا تھا۔ اکثر لوگ سلسلہ کے متعلق مزید امور پوچھتے تھے۔ تو ان کو تشریح کے ساتھ سناتا اور ان سے کہتا تھا کہ آج دنیا میں خصوصاً ولایت میں جو حقیقی اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلاموں کے ذریعہ ہی ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے خلیفہ ایدہ اللہ کے حکم کے ماتحت جو ولایت میں تبلیغ اسلام کا کام ہو رہا ہے یہ کام معمولی نہیں ہے۔ آج کسی اسلامی سلطان یا بادشاہ کو بھی اس کی توفیق نہیں ملی۔ لوگ ہماری باتوں کو سنکر خوش ہوتے اور اقرار کرتے کہ واقعی یہ سچ ہے۔ یہی اسلام کی حقیقی خدمت ہے۔

غرضیکہ خدا نے مجھے قادیان کے مبارک نام کے طفیل ان علما میں شمار کرنے سے بچایا تبلیغ کا موقعہ دیا مری گرانی کو دور کیا۔ اور ہر شخص کو معلوم ہو گیا کہ یہ احمدی مولوی ہے۔ خانبہادر حاجی موسیٰ خانصاحب جو کہ علیگڈھ سے صدر جلسہ ہو کر آئے تھے۔ میری دلی خواہش تھی کہ ان کے ساتھ بھی اطمینان سے تخلیہ میں ملاقات ہو۔ خدا نے اپنے فضل سے اس خواہش کو بھی پورا کیا۔ نواب صاحب کی آمد پر اراکین انجمن نے ایک ڈپٹی صاحب کی تحریک پر مجھ سے کہا کہ آپ ہمارے صدر جلسہ نواب صاحب کے ساتھ ہی کھانا کھائیں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بہت دیر تک نواب صاحب کے ساتھ تبادلہ خیال ٹاکنگ سے سلسلہ احمدیہ اور حضرت [illegible] قدس کے دعاوی کے متعلق باتیں ہوئیں۔ نواب صاحب نے جماعت کی تفریق اور خواجہ صاحب کی علیحدگی کا سبب پوچھا۔ خانبہادر صاحب ذی علم انسان ہیں انجا

معلومات بہت اچھی رکھتے ہیں۔ اور بات کی تہ تک بہت جلد پہنچتے ہیں۔ حضور اقدس (خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ) کا تار عاجز کے نام آگیا تھا کہ بمبئی بہت جلد روانہ ہو جاؤ۔ اس لئے یہ عاجز بمبئی روانہ ہونے کے لئے تیار ہو گیا۔ تو اراکین انجمن نے مجھ سے کہا کہ آج آپکو کوئی گاڑی نہیں مل سکتی ہے کل ۱۲ بجے گاڑی ملیگی۔ کل صبح کے اجلاس میں ریاست کے پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر آنے والے ہیں۔ مدرسہ کے کامیاب لڑکوں کو اپنے ہاتھ سے انعامات تقسیم کریں گے۔ اس کے بعد ان کی موجودگی میں ایک تقریر ہوگی جس کا موضوع ہے "موت اور حیات کا فلسفہ" اراکین انجمن کی اور خاصکر ڈپٹی صاحب کی یہ رائے ہے کہ صاحب بہادر کی موجودگی میں بھی آپ ہی تقریر کریں اس کے بعد ہی گاڑی کا وقت ہے۔ اس وقت آپ بمبئی کو روانہ ہو جائیں۔ چونکہ اس سے قبل کوئی گاڑی بمبئی کو نہیں جاتی تھی۔ اس لئے عاجز کو ٹھہرنا پڑا۔ دوسرے روز صبح کے اجلاس میں سی۔ سی۔ واسٹن اسکوائر آئی۔ سی۔ ایس۔ سی آئی۔ ای۔ پولیٹیکل ایجنٹ تشریف لائے۔ کامیاب لڑکوں کو انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا مضمون پر عاجز کی تقریر ہوئی عاجز نے ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموتا بل احیاء الخ کی آیت تلاوت کی۔ پھر موت اور حیات کی قسموں کو بیان کیا۔ اور کہا کہ میں اس وقت ان ساری قسموں کو بیان نہیں کرونگا اور نہ قومی اور ملکی حیات اور موت پر تقریر کرونگا۔ بلکہ صرف اس موت اور حیات کی حقیقت کو بیان کرونگا جس کا ذکر اس آیت میں ہے۔ جو میں نے پڑھی ہے۔ اور جس کا دوسرا نام وہ حیات طیبہ ہے جس کے متعلق جناب باری کا ارشاد ہے من عمل صالحا من ذکر او انثیٰ فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ۔ یا جس موت کے متعلق کہا گیا ہے "اول من مات ابلیس" یا جس حیات اور موت کے متعلق سعدی شیرازی نے کہا ہے ؎

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت
نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت

یا جس دائمی زندگی کے متعلق کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام شان

اور جس حیات روحانیہ کو کسی نے ان پیارے الفاظ میں ادا کیا ہے ؎

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

چنانچہ مذکورہ بالا موضوع پر تقریباً ایک گھنٹہ عاجز کی تقریر ہوئی۔ آخر میں عاجز نے کہا کہ ایسے قتیلان عشق یعنی موت پر غلبہ اور فتح پانے والے لوگ صرف ایک قوم میں نہیں آئے۔ بلکہ قرآنمجید کی کھلی کھلی آیتیں بتا رہی ہیں۔ ہر ملک ہر زمانے اور ہر قوم میں ہیں) اور بہت ہیں۔

کشتۂ او نہ یک نہ دو نہ ہزار
ایں قتیلان او بروں ز شمار

پھر میں نے ہر ملک، اور ہر قوم میں ایسے ابلیس کی طرح نافرمانی کی موت سے مرنے والے مردوں کے کچھ اسما بتائے۔ بڑی محویت کے ساتھ لوگوں نے اس تقریر کو سنا۔ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر نے عاجز کے متعلق خانبہادر صاحب سے دریافت کیا تو انھوں نے بھی قادیان کے لفظ اور نسبت کے ساتھ عاجز کا تعارف کرایا پولیٹیکل ایجنٹ صاحب نے کھڑے ہو کر شکریہ ادا کیا۔ اور انجمن اسلامیہ کے مدرسہ کے لئے کچھ وعدہ کیا۔ جلسہ برخواست ہوا عاجز فوراً اپنے قیامگاہ پر آ کر بستر وغیرہ باندھ کر جانے کے لئے تیار تھا۔ اور سواری کا انتظار کر رہا تھا کہ اتنے میں لوگوں نے آ کر کہا علاوہ مسلمانوں کے اکثر معزز ہندو بھی کہتے ہیں۔ کہ اگر مولوی صاحب (عاجز) اس وقت چلے گئے۔ اور رات کے وقت انکی تقریر نہ ہوگی۔ تو ہم نہیں آئیں گے۔ چنانچہ فوراً ہی اس خبر کی تصدیق ہو گئی۔ اور اراکین انجمن میرے پاس آئے۔ اور کہنے لگے مسلمانوں کی خوشی اور خواہش تو الگ رہی ریاست کے معزز ہندو بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ اگر مولوی صاحب کی رات کے وقت تقریر نہیں ہوگی تو ہم نہیں آئیں گے۔ ہمیں بتانا ہے۔ تو انھیں روک لیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپکے جلسہ کی رونق بڑھانے کے لئے آپکے علماء کافی ہیں۔ اور کافی تعداد میں آئے ہوئے ہیں ان میں مشہور مقرر اور سحر بیان لوگ بھی ہیں ان کو کافی وقت دیں اور اب مجھے مجبور نہ کریں۔ کیونکہ ہمیں اپنے امام اور خلیفہ کے حکم کی تعمیل کرنی ضروری ہے۔ آپ لوگ چونکہ کوئی امام نہیں رکھتے ہیں۔ اس لئے اسکی اطاعت اور نافرمانی کے نفع اور نقصان سے آپ واقف نہیں ہیں۔ مہربانی فرما کر اب مجھے جانے دیں۔ اور سواری کا انتظام کر دیں۔ آخر میں اُنھوں نے کہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح سے ہی اجازت لیتے ہیں۔ اور اس وقت تار دیتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے اسی وقت حضور اقدس (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ) کو تار دیا اور تار کی رسید مجھے لا کر دی۔ اس طرح عاجز کو ایک شب کے لئے اور ٹھہرنا پڑا۔ شب کے اجلاس میں دن سے بھی زیادہ لوگوں کا مجمع تھا۔ اس وقت کے لئے لوگوں نے یہ مضمون تجویز کیا تھا۔ "حضرت نبی کریم کے احسانات دنیا کی قوموں پر" اس تقریر میں بھی اللہ تعالےٰ نے عاجز کی بہت تائید کی خدا کی شان اسی جلسہ میں ایک قطار میں کرسیوں پر سلسلہ احمدیہ کے سخت مخالف علماء بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اس فرقہ کے ایک انسان کی تقریر سن رہے تھے جس کی نسبت بعض مولوی صاحبان کا فتویٰ ہے۔ کہ جس گھاٹ پر کوئی مرزائی پانی پیوے اس سے دوسری طرف بھی تم پانی نہ پیو مگر یہاں ایک ہی پلیٹ فارم پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے بھی بعض کی زبان پر جزاک اللہ اور سبحان اللہ تھا۔ لیکن بعض ایسے بھی تھے جن کے سینے کے اندر حطمہ سلگ رہی تھی۔ اندر کی آگ جب زیادہ بھڑکتی تھی تو اپنے ساتھ کے مولوی صاحب کو جزاک اللہ اور سبحان اللہ کہنے سے منع کرتے تھے۔ اور آپس میں ہی ہاں نہیں کر لیتے تھے۔ لیکن یہ جرأت نہ تھی کہ ہاںکو بھی خوشیوں کے نعرے لگانے سے روکدیں

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان سے چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا۔